محمد رفیع مفتی

قانون جہاد

نظم اجتماعی میں امیر کی حیثیت

(۱)

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مَنْ أَطَاعَنِی فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُطِعِ الْأَمِیرَ فَقَدْ أَطَاعَنِی وَمَنْ یَعْصِ الْأَمِیرَ فَقَدْ عَصَانِی وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَیُتَّقٰی بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَیْرِهِ فَإِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ. (بخاری، رقم ۲۹۵۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: جس نے میری اطاعت کی: اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ مسلمانوں کا حکمران ان کی سپر ہے، قتال اسی کے پیچھے رہ کر کیا جاتا ہے اور لوگ اپنے لیے اسی کی آڑ پکڑتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اللہ سے ڈرتے رہنے کا

حکم دیتا اور عدل کرتا ہے تو اسے اس کا اجر ملے گا، اور اگر اس نے اس کے علاوہ رویہ اختیار کیا تو اسے اس کی وجہ سے سزا ملے گی۔‘‘

توضیح:

اس حدیث میں درج ذیل دو باتیں بیان ہوئی ہیں:

پہلی یہ کہ اللہ، رسول اور مسلمانوں کے امیر میں کامل ہم آہنگی ہے۔ تینوں کی اطاعت دراصل ایک وحدت ہے، یعنی امیر کی اطاعت نبی کی اطاعت کا حصہ ہے اور نبی کی اطاعت اللہ کی اطاعت کا حصہ ہے۔ چنانچہ آپؐ نے امیر کی اطاعت کو اپنی اور اپنی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا۔ اسی طرح آپ نے امیر کی نافرمانی کو اپنی اور اپنی نافرمانی کو اللہ کی نافرمانی قرار دیا ہے۔

دوسری یہ کہ مسلمانوں کا امیر ان کے لیے ڈھال کی مثل ہوتا ہے، کیونکہ وہی ان کو دشمنوں سے بچاتا ہے، اور مسلمان اسی کی سرکردگی میں جنگ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کا سارا معاملہ دراصل مسلمانوں کے امیر ہی سے متعلق ہے۔ یہ کوئی انفرادی عمل نہیں ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فرد اور قوم کے مفاد کا ٹکراؤ

(۲)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ... رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا: الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ

فَقَالَ: أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ: لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتٰى سِيفَ الْبَحْرِ... (بخاری، رقم ۲۷۳۱، ۲۷۳۲)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مِسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم باہم تصدیق کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (صلح) حدیبیہ کے زمانے میں (مدینہ سے مکہ کے لیے) نکلے ... (حدیبیہ کے مقام پر قریش کے ساتھ معاہدے کا واقعہ پیش آیا اور پھر جب) آپ مدینے واپس تشریف لائے، تو قریش کا ایک فرد ابوبصیر مسلمان ہو کر آپ کے پاس آ گیا۔ قریش نے اسے واپس لانے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا۔ انھوں نے آ کر کہا کہ آپ کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے، (لٰہذا، آپ یہ آدمی ہمیں سونپ دیں) چنانچہ آپ نے معاہدے کے مطابق ابوبصیر کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ اسے لے کر چل دیے، یہاں تک کہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو وہاں وہ کھجوریں کھانے کے لیے اپنی سواریوں سے اترے۔ ابوبصیر نے ان میں سے ایک آدمی سے کہا: بھائی، تمھاری تلوار تو بخدا بڑی عمدہ معلوم ہوتی ہے، اس نے یہ سن کر تلوار اپنی نیام سے نکال لی اور کہا: ہاں، اللہ کی قسم یہ بڑی عمدہ ہے، میں اس کا بارہا تجربہ کر چکا ہوں۔ ابوبصیر نے کہا ذرا مجھے بھی دکھاؤ تو اس نے وہ انھیں دے دی۔ انھوں نے اس پر تلوار سے ایسا وار کیا کہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا اور دوسرا شخص مدینے کی طرف بھاگ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہوا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ تو خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر جب وہ آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا: بخدا، میرا ساتھی مارا گیا ہے اور میں بھی بس مرنے ہی والا ہوں۔ اتنے میں اس کے پیچھے ابوبصیر بھی آ پہنچے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی، بخدا، اللہ نے آپ کی ذمہ داری پوری کر دی ہے، آپ نے (اپنے عہد کے مطابق) مجھے ان کے سپرد کر دیا تھا، پھر اللہ نے مجھے ان سے نجات دلا دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا: اس کی ماں پر آفت آئے، اسے کچھ ساتھی مل گئے ہوتے تو یہ جنگ کی آگ بھڑکا دیتا۔ جب انھوں نے یہ سنا تو جان لیا کہ آپ انھیں دوبارہ ان کے حوالے کر دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلے اور سمندر کے کنارے پر آ گئے....

توضیح:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جہاد و قتال کا سارا معاملہ امیر سلطنت ہی سے متعلق ہے۔ اس کی اطاعت سے باہر ہو کر لڑنے کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔

چنانچہ ابوبصیر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ آتے ہیں تو یہ صاف محسوس کر لیتے ہیں کہ آپ اپنے معاہدے کے مطابق انھیں دوبارہ قریش کے حوالے کر دیں گے۔ بحیثیت قوم مسلمانوں کا مفاد اسی چیز میں تھا کہ وہ قریش کے ساتھ اپنے عہد کی پاس داری کریں، جبکہ ابوبصیر کا ذاتی مفاد اپنی آزادی میں تھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنی آزادی کے لیے یہ راستہ اختیار کیا کہ وہ مسلمانوں کی اجتماعیت ہی سے الگ ہو گئے۔ اگر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے دائرے میں رہتے، تو آپ معاہدے کے مطابق انھیں لازماً واپس کر دیتے۔

مقبول جہاد

(۳)

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ

لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (بخاری، رقم ۲۸۱۰۔ مسلم، رقم ۱۹۰۴، رقم مسلسل ۴۹۱۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کوئی مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے، کوئی شہرت اور نام وری کے لیے لڑتا ہے، کوئی اپنی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے، فرمایئے کہ ان میں سے کس کی لڑائی اللہ کی راہ میں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ کی راہ میں لڑائی تو صرف اس کی ہے جو محض اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے میدان میں اترے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

(۴)

عَنْ أَبِىْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ. (نسائی، رقم ۳۱۴۲)

حضرت ابوامامہ باہلی (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اس شخص کے بارے میں فرمایئے جو مالی فائدے اور نام وری کے لیے جنگ کرتا ہے، اسے کیا ملے گا؟ آپ نے جواب دیا: اسے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اس شخص نے تین مرتبہ یہی بات پوچھی اور آپ نے یہی جواب دیا کہ اسے کچھ بھی نہیں ملے گا، پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی عمل بھی اس وقت تک قبول نہیں کرتا، جب تک کہ وہ خالص نہ ہو اور اس کی رضا مندی کے لیے نہ

کیا جائے۔

(۵)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ... سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِیَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِیكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهِ حَتّٰی أُلْقِیَ فِی النَّارِ.... (مسلم، رقم ۱۹۰۵، رقم مسلسل ۴۹۲۳)

ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ... میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے اس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا جو لڑ کر شہید ہوا تھا۔ وہ خدا کے حضور میں لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کا اقرار کرے گا تو اللہ پوچھے گا: تو نے یہ نعمتیں پا کر میرے لیے کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے لیے جنگ کی، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو اس لیے جنگ کی تھی کہ لوگ تیری بہادری کا اعتراف کریں، سو یہ ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے عذاب کا حکم فرمائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا...۔

(۶)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ لَا یُرِیْدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوٰی. (نسائی، رقم ۳۱۴۰)

---

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا اور (اس کے ساتھ) اس نے اونٹ باندھنے کی ایک رسی پانے کی نیت بھی کر لی تو اسے صرف وہ رسی ملے گی، اس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

(۷)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْغَزْوُ غَـزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ أَجْرًا كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ. (نسائی، رقم ۳۱۹۰، ۴۲۰۰)

www.javedahmadghamidi.com www.almawrid.org

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لڑائیاں دو قسم کی ہیں: جس نے خالص اللہ کی رضا جوئی کے لیے لڑائی کی اور اس میں اپنے حکمران کی اطاعت کی، اپنا بہترین مال خرچ کیا، اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کیا اور فساد سے اجتناب کیا تو اس کا سونا جاگنا، سب باعث اجر ہوگا اور جس نے دنیا کو دکھانے اور شہرت اور نام وری کے لیے تلوار اٹھائی اور اپنے حکمران کی نافرمانی کی اور (اس طرح) زمین میں فساد پھیلایا تو وہ برابر بھی نہ چھوٹے گا۔

توضیح:

ان احادیث سے ہمیں درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ اللہ کی راہ میں لڑائی صرف اس کی ہے جو محض اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے میدان جنگ میں اترے۔

۲۔ مالی فائدے اور نام وری کے لیے جنگ کرنے والے کو آخرت میں کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صرف

اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالصتاً اس کی رضامندی کے لیے کیا جائے۔

۳۔ جس شخص نے اپنی بہادری کا اعتراف کرانے کے لیے جنگ کی اور پھر وہ شہید ہو گیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تو نے تو اس لیے جنگ کی تھی کہ لوگ تیری بہادری کا اعتراف کریں، سو یہ ہو گیا۔ چنانچہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

۴۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کی نیت سے نکلا، لیکن اس کے ساتھ اس نے کسی اور چیز کی نیت بھی کر لی تو اسے صرف وہ چیز ہی ملے گی، اس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہو گا، کیونکہ وہ خالص نیت سے محروم تھا۔

۵۔ جو شخص محض اللہ کی رضا کے لیے جہاد کرتا، اپنے حکمران کی اطاعت کرتا، اللہ کی راہ میں اپنا بہترین مال خرچ کرتا، اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کرتا اور فتنہ و فساد سے اجتناب کرتا ہے تو اس کا سونا جاگنا، سب باعث اجر ہوتا ہے۔

۶۔ جو شخص دنیا کو دکھانے اور شہرت و نام وری کے لیے تلوار اٹھاتا، اپنے حکمران کی نافرمانی کرتا اور اس طرح زمین میں فتنہ و فساد پھیلاتا ہے تو وہ قیامت کے دن برابر سرابر کے اعمال پر بھی نہ چھوٹے گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com